یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے +

(Registered L. N. 35[illegible])

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عہ
والیان ریاست سے ... عہ
روساء و جاگیرداران سے ... للعہ
عام خریداروں سے ... ۱۲
ششماہی ... ۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک
مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +



جلد ۵ — نمبر ۲۸

اغراض و مقاصد

دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام
کی حمایت و اشاعت کرنا +
مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً
دینی و دنیوی خدمات کرنا +
گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی
نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

قیمت پیشگی آنی چاہئے +
بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
مضمون بشرط پسند مفت چھپیگا
مگر ناپسند واپس کرنا لازم نہیں

امرتسر - مورخہ ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۸ء - یوم الجمعہ

مذاکرہ علمیہ

جب سے یہ سلسلہ شروع ہوا ہے بہت سے علماء کرام نے اپنی اپنی آراء ہیں کہ اس سے قوم کو فائدہ پہنچا ہے بعض حضرات کچھ کشیدہ خاطر بھی ہیں وہ اس مسئلہ کا ذکر کرنا فتنہ پیدا کرنا سمجھتے ہیں میں عرض کر چکا ہوں اور اب بھی گذارش کرتا ہوں (زاد اللہ حسبی) اس مذاکرہ سے فتنہ پیدا کرنا نہیں بلکہ یہ غرض ہے کہ فریقین کے دلائل پیش ہو جائیں پھر جو طریق کوئی اختیار کرے علیٰ وجہ البصیرت اختیار کرے میں کسی کو کسی بات پر مجبور نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہوں بلکہ میں خود بھی اپنی تحقیق کو کلام من اللہ و غلطی سے مبرا نہیں جانتا نہ چاہتا ہوں علماء کرام پر واضح ہے کہ ایک ہی کلام کی نیات مختلف ہوتی ہیں۔ نیک بھی اور بد بھی اور یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ کل امرئ ما نوی ہر ایک کا بدلہ وہی ہے جو اس نے نیت کی ہوگی (میں نے اگر بقول بعض حضرات فتنہ اٹھایا ہے تو اسکا بدلہ مجھکو ملیگا رہا پس وہ دلائل سے اس فتنہ کو مٹا دیں یہ کیا بات ہے کہ الگ الگ سرگوشیاں کیجاتی ہیں کہ اسکا جواب مستقل رسالہ کی صورت میں ہونا چاہئے کیا ایسے حضرات یہ نہیں جانتے کہ جواب دینے سے اگر انکی غرض مسلمانوں کو غلطی سے بچانے کی ہے تو انکو مستقل رسالہ سے کیا فائدہ ہوگا۔ غلطی تو لگی ہوئی اخبار اہلحدیث کو جنکا علم ہی ان حضرات کو ہے کہ کہاں کہاں کس کس ملک اور کس کس جگہ میں پہنچے ہیں تو ان تک وہ رسالہ کیسے پہونچیگا اور یہ حضرات کیونکر پہونچا سکینگے۔ پھر انکو کیا فائدہ ہوا۔ اس کی مثال تو وہی ہوئی کہ درد تو سر میں اور علاج پاؤں میں۔ حالانکہ وہی خیالات جو رسالہ میں یہ حضرات روپیہ لگا کر شائع کرینگے اور ناشنوں کو سنا دینگے اہلحدیث میں بغیر کسی قسم کے خرچ کرنے کے مفت میں شائع ہونگے پھر مزید لطف یہ ہے کہ انہی لوگوں تک پہونچینگے جنکو اہلحدیث کے مضامین کی غلطی لگنے کا اندیشہ ان حضرات کو ہے۔

اخبار اہلحدیث کو کوئی خاص شخصی خیالات کا مجموعہ ہی نہیں بنانا چاہتا بلکہ ہر ایک صاحب علم کو موقع دیتا ہے کہ مخالف و موافق اپنے اپنے خیالات شائع کریں۔

بعض حضرات پوچھتے ہیں کہ اس مسئلہ کے چھیڑنے کی وجہ کیا تھی۔ یہ سوال بالکل مضمون سے بھی عجیب تر ہے۔ سائل جناب جب یہ ایک شرعی مسئلہ ہے کہ فلاں شخص کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے اور فلاں کے پیچھے جائز نہیں ہے اور اخبار اہلحدیث ایک مذہبی

۱۵ مئی ۰۸ء سے جاری ہوگیا ہے جو صاحب چاہیں جوابی کارڈ بھیجکر نمونہ منگوالیں - مینیجر

تفرقہ نہ ڈالو آخر آیت تک۔ اور یہ بات ایسی حالت پر چلی آئی امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی و امام احمد اور باقی مجتہدین کے زمانہ سے ابتک پس کسی امام سے یہ منقول نہ ہوا کہ انہوں نے مخالف مذہب کے اقتدا سے منع کیا ہو۔ البتہ متاخرین میں اس مسئلہ کی بابت اختلاف پیدا ہوا اور ہر ایک نے اپنی رائے اور تیزی طبع سے اس مسئلہ میں چون وچرا پیدا کر کے سررشتہ جمعیت کو توڑ دیا پس ایسی صورت میں کہ جب اختلاف کسی مسئلہ میں ظاہر ہو وقال بعض ان یکون کذا وقال الاٰخران یکون کذا فالحکم بین العباد هو کتاب الله وسنة رسوله کما قال سبحانه فان تنازعتم فی شیٔ فردوه الی الله ورسوله وما اختلفتم من شیٔ فحکمه الی الله وقال فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینهم الخ فهذه الاٰیات دخولها تدل ابلغ دلالة ونفیا اعظم فائدة ان المخرج من الاختلاف الی حکم الله ورسوله پس جو کچھ ادلہ کتاب وسنت سے اس مسئلہ میں وارد ہیں ان سے جواز ہی مستفاد ہوتا ہے۔ قال الله تعالیٰ واعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا اس آیت سے تفرق کی ممانعت معلوم ہوتی ہے اور عدم جواز صلوٰۃ خلف فاسق موجب تفرق ہے۔ اور کل موجب تفرق شرعا ممنوع۔ پس ہے اور سید المرسلین سے جو وصف امام میں مذکور ہے اور وہ دین اسلام میں مسطور ہے یہ ہے یؤم القوم اقرءهم لکتاب الله فان کانوا فی القرءة سواء فاعلمهم بالسنة فان کانوا فی السنة سواء فاقدمهم هجرة فان کانوا فی الهجرة سواء فاقدمهم سلما وفی روایة سنا ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانه ولا یقعد فی بیته علی تکرمته الا باذنه رواه مسلم واصحاب السنن اس حدیث میں جو آنحضرت نے صفت امامت وامام کی بیان فرمائی ہے۔ تو اس میں حسن قرءت اور علم سنت وقدم ہجرت وکبر سن کا اعتبار فرمایا اور عدالت وورع وعدم فسق کا اعتبار نہ فرمایا اگر امامت اہل بدعت وفاسق وبدعقیدہ کی موجب بطلان نماز مقتدی ہوتی تو آنحضرت ایسے امر عام البلویٰ میں جو روز پانچ مرتبہ ہوا کرتا ہے ہرگز ترک نہیں فرماتے اور بحکم بطلان نماز کی انکو اقتدا میں ضرور فرماتے واذ لیس فلیس پس جس کسی کی نماز کتاب وسنت کے بیان کے مطابق صحیح ہے اسکی امامت واقتدا صحیح ہے یعنی من صحت صلاته لنفسه صحت لغیره اور صحابہ کا فعل اور آنحضور کا فرمان انکو مؤید ہے امام بخاری اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ عبدالکریم نے کہا کہ میں نے دس صحابہ کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھتے تھے پیچھے ظالم اماموں کے اور صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضور نے فرمایا کہ کیا حال ہوگا تمہارا اسوقت کہ تمپر امرا ہونگے تاخیر کرینگے نماز کو وقت سے یا مار ڈالینگے نماز کو اس کے وقت سے صحابہ نے عرض کیا کہ آپ مجھکو کیا فرماتے ہیں آنحضور نے فرمایا کہ تم نماز اپنے وقت پر ادا کرلو پھر اگر تم پاؤ نماز کو ساتھ انکے تو پڑھ لو یہ نماز تمہاری نافلہ ہوگی۔ دیکھو آنحضور ایسے فاسق کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں جو نماز کو بے وقت پڑھتا ہے اگر نماز بے وقت جو یقیناً مقبول و صحیح نہیں ہے مقتدی کی نماز میں فساد پیدا کرتی تو آنحضور انکو کیوں فرماتے کہ یہ نماز تیری نافلہ ہوگی۔

پس جو کوئی امامت میں یہ شرط کرتا ہے کہ امام کا عادل ہونا اور فاسق ونحل العدالة ہونا مشروط ہے فعلیه اثباته بالادلة الصحیحة ولا یوجد فی کتاب الله ولا فی سنة رسوله حرف واحد یدل علی ما ادعی من کون هذه الامور شروطا لصحة صلوة المقتدی یعرف هذا کل عارف بالکتاب والسنة وکل متصف بصفة الانصاف

اور فقہا حنفیہ کی یہ تحریر کہ بدعتی کی بدعت اگر مکفرہ ہے تو نماز اس کے پیچھے صحیح نہیں ہے اور اگر اسکی بدعت مکفرہ نہیں ہے تو صحیح ہے بلا حجة وبرہان قابل تسلیم نہیں ہے لانا اذا عرفت هذا لاح لک ان الدلیل علی من قال باشتراط کون الامام غیر مکفر ببدعة او خلی من نفاق مع انه صلعم لم ینه عن اقتداء المنافقین مع کثرتهم ووجودهم فی زمنه صلعم فان المنافقین کان یعاملهم صلعم معاملة المسلمین فی جمیع الاحکام عملا بما اظهروه من الاسلام وجریا علی الظاهر"

اہلحدیث اور اہلفقہ

آپ ہی اپنے ذرا جور وستم کو دیکھو۔
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی۔

ہماری معزز حنفی دوست ہمپر خفا ہوتے ہیں کہ تم اہل فقہ کو کیوں خطاب کرتے ہو۔ کیونکہ وہ اسکی نگاہ میں اس قابل نہیں کہ انکو خطاب کیا جائے چنانچہ ایک دوست کی تحریر بعینہ درج ذیل ہے:۔

بہ مخدوم ومکرم بندہ جناب ۔۔۔۔ زاد عنایتکم السلام علیکم۔ جو کچھ کوشش بمقابلہ آریہ سماج از روئے تصنیف وتقریر منجانب جناب ظاہر ہو رہی ہے خدا اسکا اجر

علاوہ فرمائیگا اور اہل اسلام جس قدر ممنون ہوں کم ہے مگر بندہ پرور آریہ مذہب اور قادیانی سے جناب کی توجہ مبذول فرمانے میں کافی تھی ایسی حالت میں اہل فقہ کو مخاطب کرنا اور دست و گریبان ہونا بالکل خلاف مصلحت ہے امید ہے کہ اس گذارش پر توجہ فرماوینگے " (از قنوج)

اسی طرح بہت سے احباب نے تقریری و تحریری مجھے اس مقابلہ سے روکا ہے آپکو معلوم ہے میں نے آہستہ آہستہ اس طرف سے توجہ ہٹالی۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ ان مخلص ناصحان کو اپنی توجہ کرنے کے وجوہات بھی ذرا سنا دوں امید ہے کہ یہ حضرات ذرا ٹھنڈے دل سے میری جگہ بیٹھکر میری معذوری کے اسباب پر غور فرما دینگے۔

اہل فقہ کا کوئی بھی پرچہ اٹھا کر دیکھئے تو یہی معلوم ہوگا کہ گویا یہ اخبار خاص میری تذلیل اور توہین ہی کے لئے جاری ہوا ہے۔ کہیں میری ذات خاص پر حملہ ہے کہیں میرے علم پر نکتہ چینی ہے۔ کہیں میرا نام حقارت کے طور پر مسٹر اے ڈبلیو ثناء اللہ دکھایا جاتا ہے۔ (۲۲ رمضان ۱۳۳۲ھ صنہ) کہیں یہ عنوان بیچے ثناء اللہ کی دیو کد دیں " (۲۹ شوال ۱۳۳۲ھ صنہ) مجھ پر ان ذاتیات کی بھی پرواہ نہ تھی مگر ایڈیٹر اہل فقہ اور اُس کی پارٹی نے یہانتک ترقی کی کہ مولانا اسمٰعیل شہید جیسے بزرگ کو بھی کوسنا شروع کیا اور انکی کتاب تقویت الایمان کو تخریب الایمان اور اُس کے کلمات کی فہرست کفریات کی (۱۹ شوال ۱۳۳۲ھ صنہ) اسی کتاب کے حوالہ سے ایک مولوی صاحب نے لکھا کہ غیر مقلد حضرات انبیاء علیہم السلام کو چوہڑے چماروں سے بدتر جانتے ہیں (۵ شوال ۱۳۳۲ھ صنہ)

مولانا ممدوح سے گذر کر امام المحدثین زبدۃ المجتہدین حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو کوسنا شروع کر دیا اور پے در پے الجرح علی البخاری کے عنوان سے مضامین شائع ہوئے۔ اسی بنا پر لکھنؤ کے ایک حنفی اخبار النجم نے لکھا تھا کہ اہل فقہ تو دو فقہی اخبار ہے جسپر ایڈیٹر صاحب اہل فقہ نے لکھا کہ ہم وہابیوں کی تردید اس لئے کرتے ہیں کہ آریوں اور شیعوں سے انکا خطرہ زیادہ ہے (۲۲ فروری ۱۹۱۴ء صنہ) اسی ضمن میں ایک لغو نظم نکلی جس کے ایک دو شعر بطور نمونہ یہ ہیں ؎

تمہیدیا سخت ہی گندی ہو خبیثہ تیری + کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری
عبدالوہاب کا بیٹا ہوا شیخ نجدی + اُسکی تقلید سے ثابت ہے ضلالت تیری
اسی شرک کی ہے تصنیف کتاب التوحید + جس کے ہر فقرہ سے ہے ہو یدا قساوت تیری
ترجمہ اسکا ہوا تقویت الایمان نام + جس سے ہے وزمرہ [illegible]
وغیرہ (۲۰ شوال ۱۳۳۲ھ صنہ)

یہ بھی لکھا کہ غیر مقلدین کو آنحضرت سے عناد ہے اور شقی ازلی ہیں (۲۳ ذی قعدہ ۱۳۳۲ھ صنہ) یہ بھی لکھا کہ غیر مقلدین روافض خوارج بلکہ یہود و نصاریٰ سے بھی بدتر ہیں (۱۹ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ صنہ) یہانتک بڑھے ہے کہ اہلحدیثوں کے ساتھ ہی علماء گنگوہ۔ دیوبند وغیرہ حضرات کو بھی حنفیت سے خارج کیا (۱۷ رمضان ۱۳۳۲ھ صنہ) ان سب مظالم کا لب لباب ایک مضمون ہے جس کا مختصر مطلب یہ ہے کہ غیر مقلدین ایسے پکے کافر ہیں کہ جو انکو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔ چونکہ یہ مضمون اپنے مرتبہ پر نہایت ہی پر لطف ہے کیونکہ اس کے اثر سے ہندوستان۔ عربستان بلکہ کل دنیا کے مسلمانوں پر کفر برابر تقسیم ہوتا ہے اس لئے وہ سارے کا سارا نقل کیا جاتا ہے تاکہ ہمارے مخلص ناصح اندازہ لگا سکیں کہ ہم بحیثیت ایک اہلحدیث (یا بقول مخالف غیر مقلد) ہونے کے کہانتک اسکا جواب دینے پر مجبور ہیں۔ ہمارے ناصح مشفق ذرہ اس مضمون کو بغور پڑھیں۔ جمعیت تفرقہ وہابیہ | وہ کون مفتی حنفی مذہب ہے جو غیر مقلدین حضرات پر کفر کا فتویٰ نہیں دیتا۔ اور وہ کون عالم ہے جو فرقہ وہابیہ کو منافق یا علم فقہ حدیث کے رد سے کفر پر آمادہ نہیں جانتا۔ بلکہ اُن کی تمام تقریر و تحریر یا پنی آپ اُنکو کفر پر دلیل کرہی ہے۔ میں زیادہ اس میں طول طویل لکھنا نہیں چاہتا۔ صرف چند نظائر پیش کر کے اُن کو مشرک اور دن بدن کفر پر کمربستہ ہونا ثابت کر دیتا ہوں اگرچہ ان کی تصنیفات میں سیکڑوں بلکہ لاکھوں بکواس درج ہیں۔ مگر میں سب کو چھوڑ اور مشتے نمونہ خروارے پبلک کے پیش کرتا ہوں پہلے یہ جو غیر مقلدین اولیاء اللہ و انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کی زیارت اور بوسہ قبر اور اُن سے مدد مانگنا کفر اور شرک کہتے ہیں حالانکہ تمام فقہ کی کتابوں میں اور احادیث نبویہ سے قبر کی زیارت جائز بلکہ امید ثواب جزیل اور اُن سے مدد مانگنے میں لاکھوں ثبوت ہیں۔ تو پھر وہی کلمہ کفر جو غیر مقلدین نے مسلمانوں پر کہا تھا۔ پھر کر انہیں پر ہوگیا وعن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک ۔۔۔ نہ کسی کو کوئی شخص کسی شخص کو ساتھ فسق کے اور نہ ساتھ کفر کے ورنہ عود کرتا ہے وہ کلمہ طرف قائل کے اگر نہ ہو مخاطب لائق اس کے علاوہ اس کے بعض افعال و اقوال واجبات و سنن مستحبہ کو ان وہابیوں نے کفر و شرک قرار دیا ہے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک الفرقۃ وہابیہ۔ اسی طرح وہی کلمہ عود کرتا ہے اور خود اُس کے وارث بنا ہے جیسا جس سے خود مشرک اور کافر ہو چکے ہیں۔ اور میری مراد مطابق [illegible] کا مطلب یہ ہے کہ [illegible] کافر ہیں۔ [illegible]

اور جو ان کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے اور کیوں نہ انکا کافر کہا جاوے جو انکا یہی

ملہ اس مضمون کی عبارتی غلطیوں کے ہم ذمہ دار نہیں جیسا ہم کو ملا ہے ویسا ہم نے نقل کر دیا ہے (اڈیٹر)

قرآن مجید کے حرف کو عمداً اپنی طرف سے بدلکر کے بجائے ضاد کے ظاد پڑھتے ہیں اور ظا د پڑھنا قرآن مجید میں بجائے ضاد کے کفر ہے۔ (شرح محمد بروایت حمادی)

اور کیوں نہ انکو کافر مانا جاوے۔ جن بزرگوں کے نام کا بکرا تکبیر سے ذبح کیا ہوا مثل خنزیر کے کہ رہے ہیں حالانکہ فی زمانا جو نذر یا و نیا مافظ مشہور کی جاتی ہے۔ انکا ارادہ عوام کو اصل میں ایصال ثواب بر روح بزرگان ہوتا ہے۔ (تفسیر روئی وغیرہ) خدا کی حلال چیز کو حرام کر جاننا اور حرام کو حلال کر جاننا کفر ہے۔

آور غیب دانی جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر اور عصمت انبیاءؑ سے منکر اور یا رسول اللہ کہنے والے کو کافر کہتے ہیں۔ اور حیات النبی سے منکر اور آنحضرت کا علم شیطان کے علم سے کم بولتے ہیں اور آنحضرت کا درجہ بڑے بھائی تک ہے اور خدا تعالیٰ کا عرش پر مکان ثابت کرتی ہیں اور خدا تعالیٰ کو لا مکان کہنے والے کو کافر کہتے ہیں پس یہ سب اقوال عمداً کرتے ہیں اور ائمہ اربعہ کے قیاس کو شیطان کے قیاس کے برابر جانتے ہیں اور زیارت روضہ مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرام کہتے ہیں اور تھوڑی اور بہت پانی طہارت میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ بیت افواع محمدی

فرق نہیں وجہ تھوڑی بہت دو قلے یا گھٹ پانی۔

جاں اس رنگ مجھ نہ ہوسی پاک حدیثوں جانی

پاک اور پلید میں کچھ پرہیز نہیں کرتے۔ اُن کے کپڑے پلید انکی بچھتے پلید وہ خود پلید اور بہت سے افعال و اقوال انکو کفر کے متعلق ہیں پس صریح معلوم ہوا کہ یہ کافر ہیں اور شیخ احمد صاحب فرماتے ہیں ؎

عالمان چار مذہب متفق گشتہ برین ✦ کہ سزاء این گروہ قتل است چون کفار زمین

پس بڑا افسوس کہ مولوی حاجی عبداللہ صاحب حنفی لاڑوی نے یہ فتوے دیا کہ فرقہ وہابیہ کو کافر کہا جاوے اگو ساتھ جنازہ نماز پڑھ لیا جائے اور ساتھ کھانا کھا لیا جائے اور ساتھ کھانے میں کوئی ممانعت نہیں سو وجہ ہو ؎

چہ کفر دی یک وجہ اسلام ✦ فتوے دیو نہ کفر دا ہیچ دین امام

پس ان مولوی صاحب پر بڑا سخت تاسف ہے کہ یہ بیت کہاں اور انکا مطلب کہاں۔ یہ حکم لاش مردہ پر ہے جو دستیاب یا جنگل سے مسلمانوں کو ملے اور نہ معلوم ہو وے کہ یہ کافر ہے یا مسلم۔ اگرچہ اسکا ایک ہی نشان اسلام کا ملے

تو جنازہ اسپر پڑھنا فرض ہے۔ مولوی صاحب! آپ اس بیت کا مصداق فرقہ وہابیہ پر لگا رہے ہیں۔ یہ فتوے آپکا احناف کو ہرگز ہرگز منظور و قبول نہیں۔ اور میں اوپر کہہ چکا ہوں کہ کافر ہیں اور جو انکو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔ اور علیحدہ اس کے عدم ثبوت کفر وہابیوں پر وہی علماء تردید دیتی ہیں جو ادھر سے بھی کابی چاٹ لیتے ہیں ورنہ باتفاق علماء عرب و عجم فرقہ نجدیہ وہابیہ سخت کافر ہے دین اسلام سے خارج۔ ان وہابیوں کے بارہ میں دیکھو۔ کہ معظمہ و مدینہ منورہ کے عالم کیا کیا فتوے دیتی ہیں دیکھو فتاوی حرمین برجف ندوۃ المین عربی نیاں حرمین شریفین کیا فرماتے ہیں اور اس فرقہ وہابیہ کے حق میں کیا کیا ارشاد ہوئے۔ وہابی سب گمراہ ہیں فتنہ پرداز ہیں۔ ظالم ہیں ہالک ہیں۔ انہوں نے دین کو اوندھا کر دیا۔ انکی اہانت واجب اور وقر حرام یہ مفسد ہیں۔ انہیں اپنے سے دور رکھنے کا حکم ہے۔ مسلمانوں پر انکا ضرر کافروں سے زیادہ ہے۔ حدیث کا ارشاد ہے کہ ان سے دور بھاگو۔ انہیں اپنے سے دور کرو۔ کہیں وہ تمہیں بہکا دیں۔ وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں۔ وہ بیمار پڑیں تو انکی عیادت کو نہ جاؤ مریں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔ انکے ساتھ نماز نہ پڑھو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے بیزار ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بے تعلق ہیں انپر جہاد کا فران ترک و دیلم پر جہاد کی مثل ہے انکو ہاتھوں امت کی خرابی ہے انکا نماز و روزہ و حج و عمرہ فرض و نفل کچھ قبول نہیں۔ یہ سب جہنمی ہیں۔ ان سے خدا کی پناہ مانگو آمین یہاں ختم ہوا بھلا مولوی صاحب اگر حنفی ہیں تو اس فتوی کو منظور کر لیں۔ ورنہ ہماری زمرہ حنفیہ سے برکنار۔ ہاں اگرچہ آپکا ارادہ ترعدم ثبوت کفر فرقہ وہابیہ بیحث کا خیال ہو۔ تو بلا تامل جہاں آپکی خوشی۔ خواہ بالی غریب حضرت صاحب کے روبرو چلکر فیصلہ کرلو۔ وما علینا الا البلاغ ۔ (۲۳ و ۳۰ صفر ۱۳۲۶ھ)

شکر ہے کہ اس مضمون میں وہابیوں کو کافر کہنا اس کی وجوہات بھی ساتھ ہی بتلا دی ہیں یہ دوسری بات ہے کہ وہ بجز سی نہیں سب محض افترا ہیں اور باقی غلط۔ خدا کی شان یہ اس امام والا مقام کے مقلد ہیں جنکا عام اصول تھا لا نکفر اہل القبلۃ (ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے) جنہوں نے یزید پر بھی لعنت کرنا روا نہ رکھا۔ انہی حضرات کے اعلیٰ مضامین کی داد دیتے ہوئے انکی پارٹی کا ایک شخص لکھتا ہے کہ ا۔ یہی ایک اخبار (اہل فقہ) ہے جو مذہب حنفیہ کی حمایت کر نیوالا اور اخبار اہلحدیث کی منہ پھٹ تحریروں کا دندان شکن جواب دینے والا اور اہلحدیث کے ناتمام حملوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والا ہے (اہلحدیث بابت اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۲)

کیوں نہو ؎

صائب دو چیز مے شکند قدر شعر را ✣ تعریف ناشناس و سکوت قدر شناس

غیر ہیں ان کے اس نیک رویہ سے مطلب نہیں نہ جانیں اور اُن کا خدا جانے ہر ایک نے خدا کو اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔ جہاں کوئی کسی کا وکیل نہیں ہوگا۔ کوئی کسی کا [illegible] بلکہ ہم نے صرف یہ دکھانا ہے کہ ہمیں احناف کی طرف سے ہم پر بحیثیت ذات اور بحیثیت قوم اور بحیثیت مذہب اور بحیثیت بزرگان مذہب کے ایسے ایسے سخت حملے ہوں گے ہم انکو مقابلہ پر ایسے خاموش رہیں کہ اپنی صفائی کرنے کے بھی مجاز نہ ہوں تو کیا اس صورت میں ہم قرآن شریف کی امت ہونگے جس نے جزاء سیئة سیئة مثلها کو جائز رکھا ہے؟ انجیل کے پیرو ہونگے جس نے رطب اللسان ہونے کو حکم دیا ہے کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرو تمہاری ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا گال اسکی طرف پھیر دو تمہارا کرتہ اتارے تو پاجامہ بھی اتار دو۔ باوجود ان مظالم شدیدہ کے ہم نے جو کچھ لکھا ہے اکثر اپنی صفائی اور مدافعت میں لکھا ہے ہم نے کبھی امام ابو حنیفہ صاحب یا اُن کے کسی شاگرد پر حملہ نہیں کیا۔ ہماری زبان جل جائے اور قلم ٹوٹ جائے اس سے پہلے کہ ہم امام ممدوح پر کبھی حملہ کریں بلکہ ہمارا تو یہی قول ہے کہ ؎

بوحنیفہ بُد امام باصفا ✣ آں سراج امتان مصطفٰے

ہاں ہمارے اہل فقہ پارٹی کے ممبروں نے جو جو کرشمے دکھائے ہیں وہ اُن کے اور ہمارے ناظرین سے مخفی نہیں۔ کہیں ائمہ سلف اور محدثین خصوصاً امام المحدثین امام بخاری کی توہین ہے کہیں خاتم الشہداء حضرت مولانا اسماعیل شہید پر گالیوں کی بوچھاڑ ہے۔ کہیں اہلحدیثوں کو رافضی اور خارجی بنایا جاتا ہے تو کہیں یہودیوں سے بدتر بتایا گیا ہے کہ جو انکو کافر نہ سمجھے وہ بھی پکا کافر ہے نہیں معلوم جو انکو نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے یا مسلم ختم ہماری خیال میں تو ختم نہ ہونا چاہیئے تاکہ دنیا بھر میں اہل فقہ کی نگاہ میں کوئی بھی مسلمان نہ رہے یہاں تک کہ آسمان سے ایک گونجدار آواز آئے کہ ؎

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی ✣ مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

پس ان واقعات کو مد نظر رکھکر ہمارے مخلص دوست و مہربان مشفق خود ہی غور [illegible]

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر ✣ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

اہلحدیث کا مذہب۔ جس میں اہلحدیثوں کے عقائد اور مسائل کا بیان ہے ۳/

مرزا صاحب قادیانی کی موت

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید ✣ ز جام دہر مئے کل من علیہا فان

دنیا میں ہزاروں لاکھوں آدمی مشہور زمان ہوئے مگر آج انکو کوئی جانتا بھی نہیں۔ آہ دنیا! تو کیسی بے وفا ہے آخر تو وہی ہے جسکی بابت کہا گیا ہے ؎

زال دنیا چوں عروس آراستہ است ✣ ور دو روسے شوئے دیگر نمودست

آج ہم پنجاب کے ایسے مشہور شخص کی موت کا ذکر کرتے ہیں جنکی شہرت قریب قریب شیطان کی شہرت کے سب لوگوں میں پہنچی ہوئی ہے آہ ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ ہمارا اس خبر کے شائع کرنے سے دل دکھتا ہے مگر کیا کریں واقعات کا اظہار ہو۔ ہمارا ناظرین کو اسی وقت اس بے خبر کے تقیفہ کے بہت تھا تھا عجیب مرزا صاحب نے اپنا آخری وصیت نامہ شائع کیا تھا جس میں اپنے خدا کی بہشت (بہشتی مقبرہ) کا اعلان تھا کہ جو شخص ہمارے اس مقبرہ میں دفن ہوگا وہ بخشا جائیگا۔ یہ بھی فرمایا تھا کہ جو کوئی اس خدا کی بہشت میں جگہ پانا چاہے وہ اپنی جائیداد میں سے کم از کم دسواں حصہ ہمارے اس بہشتی مقبرہ کے لئے وصیت کرے کہ جو بطریق کرے ۔ یہ بھی کہا تھا کہ مجھے خدا نے تنبیہ کر دیا ہے کہ جلدی وہ زمانہ آنے والا ہے کہ میری نسبت لوگ کہیں گے "نفس کم جہاں پاک" لیکن تاہم ہم قانون خداوندی "ذرھم فی طغیانھم یعمھون" پر نظر ڈالکر ایسے جلدی کے متوقع نہ تھے جتنی جلدی کی خبر ہے۔ آج ہمارے دوست ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی نے مشتہر کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:-

"مرزا قادیانی کے متعلق میرے الہامات ذیل آپ شائع فرما کر ممنون فرمادیں

(۱) مرزا ۲۱ ساون سنہ ۱۹۶۵ (۴ اگست سنہ ۱۹۰۸ء) کو مرض مہلک میں مبتلا ہوکر ہلاک ہو جائیگا۔

(۲) مرزا کے کنبہ میں سے ایک بڑی متکبرہ عورت مرجائیگی"

اس سے پہلے ڈاکٹر صاحب کا ایک الہام ہے کہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء سے چودہ ماہ تک مرزا صاحب مرجائینگے جسکی میعاد ۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء تک ہے۔"

مگر مرنا جینا ایک معمولی بات ہے لیکن ایک ایسے شخص کا مرنا جو اسی دنیا کے لئے تمام [illegible] پر طرح طرح کے بہتان باندھے ہوں جیسی زندگی کا خلاصہ یہ دو مصرعے ہوں کہ ؎

عاقبت کی خبر خدا جانے ✣ اب تو آرام سے گذرتی ہے

اسکی موت دنیا پر دل لگانے والوں کے لئے کافی سے زیادہ موجب ہدایت ہے۔

Butt